انقلاب ماہیت

حق تعالی نے اس کائنات میں بے شمار چیزیں پیدا فرمائی ہیں جن کو ہم مختلف شکلوں میں اپنی ضروریات میں استعمال کرتے ہیں' خواہ یہ استعمال غذا کے طور پر ہو یا دوا کے طور پر' نباتات' جمادات' حیوانات وغیرہ' یہ استعمال کبھی اشیاء کو ان کی اپنی شکل پر باقی رکھتے ہوئے اور خالص انہیں اشیاء کا ہوتا ہے اور کبھی ان کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ اس طرح کہ ظاہری طور پر ان کا کوئی اثر نہیں دکھائی دیتا۔ اور کبھی تنہا ہونے میں بھی جلا کر یا کسی دوسری طرح' شکل وصورت بلکہ صفت بھی بدل جاتی ہے' اس ردوبدل کو کم از کم بعض صورتوں میں ماہیت کا بدلنا (انقلاب ماہیت' تحویل ماہیت وتحویل عین اور استحالہ وغیرہ) کہتے ہیں۔

اس بابت اہم سوال ان اشیاء کا ہے جن کے استعمال کو شریعت نے ہمارے لئے حرام قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ عام حالات میں اس طرح کی اشیاء کا بعینہ استعمال کرنا شرعاً جائز نہیں ہوگا' دوسری صورت یہ ہے کہ ان اشیاء کے ساتھ کوئی اور چیز جو حلال وطیب ہے ملا دی جائے اور اس ملاوٹ کی وجہ سے اس شئی کی ہیئت اور خاصیت بدل جائے' یا کوئی شئی ملائی تو نہ جائے لیکن کسی خاص طبعی یا ماحولیاتی کیفیت کی وجہ سے اس میں خود بخود تغیر پیدا ہو جائے' اس تغیر کے نتیجہ میں اس شئی کی ہیئت' کیفیت اور خاصیت بدل جائے' تو ایسی اشیاء کی حرمت اور نجاست حسب سابق قائم رہے گی یا اس تبدیلی کی وجہ سے حکم میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی؟

قدیم فقہی ذخیرہ میں اس بابت نمک کی کان میں کسی شئی کا گر کر نمک بننا' کنویں وغیرہ کی تہہ میں کسی شئی کا مل کر وہی صورت اختیار کر لینا' شراب کا سرکہ بننا' یا سرکہ کا شراب بننا' یا شیرۂ انگور کا شراب بننا' یا نطفہ کا علقہ اور علقہ کا مضغہ بننا۔ اس قسم کی اشیاء کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور آج تو بہت سی چیزیں ایسی مل جائیں گی' جن میں اس قسم کا ردوبدل ہوتا ہے یا محسوس کیا جاتا ہے' اس کی وجہ سے کھانے پینے اور دیگر استعمالی اشیاء کی بابت سوالات ہوتے رہتے ہیں لہذا ہم کو درج ذیل سوالات پر غور کر کے کسی واضح نتیجے تک پہنچنا ہے:

۱۔ کسی بھی شئی کے وہ بنیادی عناصر کیا ہیں جن کے قائم رہتے ہوئے کہا جائے کہ شئی کی حقیقت اور ماہیت نہیں بدلی ہے' اگرچہ اس میں مختلف قسم کے دیگر تغیرات ہوئے ہوں؟

☆ قال الشافعي رحمه الله تعالى: الفقهاء كلهم عيال ابي حنيفه في الفقه ☆

۲۔ انقلاب ماہیت (یا استحالہ عین و تحول عین) کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کیلئے کسی شئی کا کس حد تک بدلنا مطلوب ہے، مثلاً کسی شئی کے بنیادی عناصر رنگ، صورت اور کیفیت (مزہ، بو اور خاصیت) میں سے ہر ایک کا بدل جانا ضروری ہے، یا بعض کا کافی ہے؟

۳۔ اگر شئی میں ایسی تبدیلی ہو جس کی وجہ سے اس کے جوہری عناصر ختم ہو جائیں، نام بدل جائے اور مجموعی مزاج میں بھی تبدیلی آجائے، لیکن اس تبدیلی کے بعد بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں، جن اشیاء سے مل کر یہ شئی بنی ہے ان کا کوئی بھی اثر اور ان کی کوئی بھی خاصیت اس شئی میں برقرار نہ رہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ یہ نئی پیدا ہونے والی شئی اپنی اصل سے موروثی طور پر کچھ خصوصیات اور کیفیات کو برقرار رکھتی ہے، کیا ہر دو صورتوں کا ایک ہی حکم ہوگا یا کچھ سابق خصوصیات و کیفیات کے برقرار رہنے کی وجہ سے باوجود بنیادی عناصر میں تغیر کے ہم اسے تبدیلی ماہیت نہیں قرار دے سکتے؟

۴۔ انقلاب ماہیت کے مسئلہ کے تحت کیا مختلف نجس اشیاء کے درمیان بھی کوئی فرق ہوگا، یا اس حکم میں نجس العین اور غیر نجس العین کے درمیان اور اسی طرح ہر دو کے مختلف اجزاء سب یکساں حکم رکھتے ہیں؟

۵۔ قلب ماہیت کے اسباب کیا ہو سکتے ہیں، مثلاً جلانا، دھوپ دکھانا، کسی شئی کے اندر دوسری اشیاء کا ملانا۔ اس طرح کے اور کیا امور ہیں جو اس باب میں مؤثر ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں؟

۶۔ فلٹر کرنے یا کشید کرنے کا جو عمل ہے، ایک شئی سے دوسری، دوسری سے تیسری، سلسلہ وار نکالنا، جیسے خوشبودار پتیوں اور پھولوں وغیرہ سے ان کی خوشبو کے عنصر کو الگ کرنا اور نکالنا، گندے پانی سے گندگی کے عناصر کو الگ کر کے صاف ستھرا پانی نکالنا، مختلف قسم کی شرابوں سے ان کے جوہری جزء کو نکالنا، کیمیاوی عمل کے ذریعہ کسی شئی کے اجزاء کو علیحدہ کر دینا، اس کی کیفیت اور خاصیت کو بدل ڈالنا، کیا یہ عمل قلب ماہیت کے تحت آئے گا؟

۷۔ دوائیں، جو مرکب ہوتی ہیں اور مختلف اجزاء و عناصر کو ملا کر تیار کی جاتی ہیں، خواہ جامد ہوں یا سیال، ان میں کسی شئی کا خلط واختلاط کیا حکم رکھتا ہے؟ جب کہ اس کے نتیجے میں مجموعی شکل و تاثیر ضرور بدلتی ہے، لیکن ہر جزء اپنی جملہ صفات و خواص کے ساتھ موجود ہوتا ہے اور اس کے مطابق دوا مؤثر ہوا کرتی ہے۔ فقہاء ایسے اختلاط کو جب کہ چند چیزیں ایک دوسرے سے مل کر باہم متمیز نہ رہ جائیں یا نہ کی جاسکیں "استہلاک عین"

کہتے ہیں، تو کیا یہ استہلاک قلب ماہیت ہے؟ آج کل انگریزی دواؤں میں بکثرت الکحل کا استعمال ہے جو اصل شراب ہے جس سے کسی شئی میں اسکار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

۸۔ صابن عموماً چربی سے بنتے ہیں، یہ چربی اکثر مردار کی ہوتی ہے، اور مردار خنزیر بھی ہو سکتا ہے، تو چربی کو دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر صابن یا اس طرح کی کوئی اور استعمالی شئی تیار کرنا یہ قلب ماہیت ہے یا نہیں؟ مغربی ممالک میں بسکٹ وغیرہ میں ایسی چربی ملائی جاتی ہے، اسی طرح ٹوتھ پیسٹ وغیرہ میں ہڈیوں کا پاؤڈر ملا ہوتا ہے، یہ ہڈیاں مردار خنزیر کی بھی ہو سکتی ہیں، اس پر بھی غور کرنا ہے۔

۹۔ مذبوح جانوروں کا خون مختلف صورتوں میں دواؤں میں استعمال کیا جاتا ہے، اسی طرح دوسرے اجزاء کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے یا ہوتا ہے۔

۱۰۔ جلیٹین کا معاملہ آج کل بہت عام ہے، اور اسکی بابت بالخصوص مغربی ممالک میں بہت سوال ہوتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ جلیٹین عام طور پر چمڑہ اور ہڈی ہوتا ہے جس کی شکل وصورت بدل جاتی ہے، یہ چمڑہ اور ہڈی کسی بھی جانور کا ہو سکتا ہے (بشمول خنزیر) اور مردار وذبیحہ کا بھی امتیاز نہیں، اور ہوتا یہ ہے کہ چمڑے پر ابتدائی مرحلے میں دباغت کا عمل جاری کیا جاتا ہے، اس کو چونے وغیرہ میں ڈال کر پکاتے اور دھوتے وصاف کرتے ہیں حتی کہ بال ختم ہو جاتے ہیں اور کھال سے چپکی ہوئی نجس رطوبات بھی، اور اس مرحلے سے نکال کر بجائے اس کے کہ چمڑے کو سکھائیں اور اس سے کوئی دوسرا کام لیں بعض ادویہ کے واسطے سے اس کو گلانے کی تدبیر کرتے ہیں، اور پھر اس سے گوند یا اس جیسی بعض اشیاء تیار کرتے ہیں یا کھانے کی چیزیں بناتے ہیں یا اس میں ملاتے ہیں، خاص طور پر سے اعلی قسم کے بسکٹ اور ٹافیاں اور آئس کریم میں اس کو ملا کر لذت کو بڑھاتے بھی ہیں اور ان میں جماؤ پیدا کرنے کی سعی بھی کرتے ہیں۔

جلیٹین کا کیا حکم ہے؟ کیا مذکورہ صورت قلب ماہیت کے تحت آئے گی؟

انٹرنیٹ اور جدید ذرائع مواصلات کے ذریعہ عقود ومعاملات

وہ تمام عقود ومعاملات جن میں طرفین کی جانب سے مالی یا غیر مالی عوض ادا کیا جاتا ہے، ان کے درست ہونے کیلئے عاقدین کی رضامندی ضروری ہے، اس رضامندی کا اظہار ایجاب وقبول کے ذریعہ ہوتا ہے، اسی لئے فقہاء نے ایسے معاملات کیلئے ایجاب وقبول کو رکن کا درجہ دیا ہے۔

☆ قال الشافعی رحمه الله تعالی: الفقهاء كلهم عيال ابی حنيفه فی الفقه ☆

ایجاب کسی فریق کا اپنی طرف سے معاملہ کی پیشکش کرنا ہے اور قبول دوسرے فریق کی طرف سے اس پیشکش کو قبول کرنا ہے' ایجاب و قبول کے درمیان اتصال ضروری ہے' قبول ایجاب سے متصل ہو' اس کیلئے بعض فقہاء نے شرط لگائی ہے کہ ایک فریق کی طرف سے ایجاب پائے جانے کے بعد دوسرے فریق کی طرف سے بلا تاخیر اور علی الفور قبول پایا جانا چاہیے' حنفیہ کا نقطہ نظر ہے کہ اس میں حرج اور مشقت ہے' اس لئے قبول کے ایجاب سے متصل ہونے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

ایک حقیقت اتصال' اور اس کی صورت یہی ہے کہ ایجاب کے فوراً بعد قبول کا اظہار کیا جائے' دوسرے حکماً اتصال' اور اسکی صورت یہ ہے کہ جس مجلس میں ایجاب کیا گیا ہو' اس مجلس کے ختم ہونے سے پہلے دوسرا فریق اپنی طرف سے قبول کرنے کا اظہار کر دے' ایسی صورت میں مجلس کے ایک ہونے کی وجہ سے سمجھا جائے گا کہ ایجاب اور قبول کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں پایا گیا۔

اس لئے فقہاء نے نکاح اور بیع وغیرہ کیلئے ایک شرط "مکان عقد" سے متعلق رکھی ہے کہ ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہونا چاہیے' اسی ذیل میں یہ بحث بھی آتی ہے کہ اگر دو شخص کشتی میں جا رہے ہوں اور ایجاب و قبول کریں یا دو الگ الگ سواریوں پر پیدل جا رہے ہوں اور ایجاب و قبول کریں تو عقد درست ہو گا یا نہیں؟

غرض عقود و معاملات کے منعقد ہونے میں اتحاد مجلس کو خاص اہمیت حاصل ہے' اور جیسا کہ مذکور ہوا اصل مقصود تو وقت اور زمانہ کے اعتبار سے ایجاب و قبول میں اتصال ہے' لیکن چونکہ ہمارے ان فقہاء کے زمانہ میں اتحاد مکان کے بغیر ایجاب و قبول کے درمیان مقارنت ممکن نہیں تھی اس لئے اتحاد مکان کی شرط بھی لگائی گئی۔

اب صورت حال یہ ہے کہ مواصلات اور ابلاغ کے ذرائع نے ایسی ترقی کی ہے کہ ماضی میں اس کا تصور بھی شاید ممکن نہ ہو' پوری دنیا گویا ایک گھر میں سمٹ آئی ہے اور منٹوں میں آپ کی بات دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچ سکتی ہے' ٹیلیفون' انٹرنیٹ وغیرہ ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں میل کے فاصلہ سے معاملات طے پاتے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ چونکہ ان ذرائع کی وجہ سے روابط میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے' اس لئے اب تجارت کا دائرہ بھی وسیع ہو گیا ہے' انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ یہ بات ممکن

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں

ہے کہ ایجاب کے بعد فوراً دوسرا فریق قبول کا اظہار کردے' اور اسی طرح تمام عقود و معاملات کے کاغذات انٹرنیٹ پر اسکریننگ کے ذریعہ بھیجے جاسکتے ہیں اور فوراً ہی جواب بھی منگایا جاسکتا ہے' لیکن ظاہر ہے کہ انٹرنیٹ مکانی فاصلہ کو ختم نہیں کرتا اور یہ بات قابل غور ہے کہ ایجاب و قبول میں اتحاد مکان مقصود ہے یا اقتران و اتصال مقصود ہے' اسی پس منظر میں چند سوالات ہیں جن پر علماء کو غور کرنے کی ضرورت ہے:

۱۔ مجلس اور مجلس کے اتحاد و اختلاف سے کیا مراد ہے؟

۲۔ کیا انٹرنیٹ کے ذریعہ خرید و فروخت کا معاملہ شرعاً منعقد ہو جائے گا؟

۳۔ اگر انٹرنیٹ کے ذریعہ تحریری ایجاب و قبول کو دو گواہ دیکھ رہے ہوں تو کیا یہ ایجاب و قبول اور شہادت نکاح منعقد ہونے کیلئے کافی ہوگی اور نکاح منعقد ہو جائے گا؟

۴۔ انٹرنیٹ پر خرید و فروخت کے سلسلہ میں ایجابی پہلوؤں کے ساتھ کچھ دوسرے پہلوؤں کو بھی سامنے رکھا جانا چاہیے۔ مثلاً دو افراد کے درمیان ہوئے معاملہ کی تفصیل ایک تیسرا شخص حاصل کرسکتا ہے اور اس سے وہ تجارت میں زیادہ فائدہ اٹھا سکتا ہے' تو کیا اس تیسرے شخص کیلئے ایسا کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

۵۔ ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ خرید و فروخت' لین دین اور تجارت ممکن ہے یا نہیں' اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ واضح رہے کہ ویڈیو کانفرنسنگ میں دو معاملہ کرنے والے ایک دوسرے سے نہ یہ کہ صرف بات کرسکتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ویڈیو کانفرنسنگ اور انٹرنیٹ پر ہونے والے تمام معاملات کا ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے جسے بآسانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ فون پر خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

۷۔ کیا ٹیلیفون پر نکاح کا ایجاب و قبول ہوسکتا ہے' اگر ٹیلیفون پر ایجاب و قبول کے وقت عاقدین یا ان میں سے ایک کے پاس دو گواہ بیٹھے ہوں جو ایجاب و قبول کو سن رہے ہوں تو کیا عاقدین اور شاہدین متحد المجلس تصور کئے جائیں گے؟ اگر ٹیلیفون پر ایجاب و قبول درست نہ ہو تو کیا فون پر نکاح کا وکیل بنایا جاسکتا ہے اور اس نکاح کی صورت کیا ہوگی؟

میں نے امام شافعی سے زیادہ کسی کو عقل والا نہیں پایا (ابو عبید)